سوال

(119) سلامی کا روپیہ شرعا جائز ہے۔ یا۔ ناجائز؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج سلامی کا رواج عام ہے۔ مکان کا مالک اپنے کرایہ داروں سے ہزار دو ہزار فی پہلے وصول کرلیتا ہے۔ اور بعد میں ستر اسی روپے ماہوار پر کرایہ پر دیتا ہے۔ جو روپیہ سلامی کے طور پر پہلے وصول کرلیتا ہے۔ اس کو کرایہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ سلامی کا روپیہ شرعا جائز ہے۔ یا۔ ناجائز؟ (عبد الحکیم قصوری جامع اہل حدیث رنگون)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کا سودانا جائز ہے۔ کیونکہ یہ رشوت کے حکم میں ہے۔ (فتاوی ثنائیہ۔ جلد 2 ص 451)

توضیح

رشوت کے معنی ہیں کسی شخص کو کچھ مال اس غرض سے دینا کہ وہ شخص امر باطل اور ناحق پر اس کی اعانت کرے۔ اور اس غرض سے جو مال دیوے۔ وہ راشی ہے اور حدیث میں ان تینوں پر لعنت آئی ہے۔ اور امر حق ک حاصل کرنے کیلئے یا ظلم ظالم کے دفع کرنے کیلئے مال دینا رشوت نہیں ہے۔ مجمع البحار میں ہے۔ حدیث والرشوة بالکسر والظم وصلة الی الحاجة بالمانعة من الرشاء التوصل بہ الی المعاء ومن یعطی توصلا الی اخذ حق اودفع ظلم فغبر داخل فیہ روي ان بن مسعود اخذ بارض الحبشة فی شیٔ فاعطی دینارین حتی خلی سبیلہ وروي عن جماعة من ائمة التابعین قالوا لا باس ان یصانع عن نفسہ ومالہ اذا خاف الظلم انتھی (فتاوی نزیریہ جلد 2 ص 31)

ایضاً؛۔ از حضرت مولنا عبد السلام دہلوی

امر حق کے حصول کے دفع کیلئے مال دینا رشوت سے خارج ہے۔ (اہل حدیث دہلی یکم نومبر سن 1951ء) (فتاوی ثنایئہ جلد 2 ص 257)

1۔ عرف عام میں آجکل اس کو پگڑی کہتے ہیں۔ (سیعدی)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد14ص108

محدث فتویٰ